صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 8۔اگست 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 8۔اگست 2016ء 4ذیقعد 1437 ہجری 8 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 179

مجسم قرآن

یزید بن بابنوس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ کے اخلاق کیسے تھے۔تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے اخلاق عین قرآن تھے۔پھر فرمانے لگیں کہ سورۃ المومنون سناؤ۔ اس کی ابتدائی آیات (جن میں مومنوں کی صفات کا ذکر ہے) سن کر فرمایا یہی رسول اللہ ﷺ کے اخلاق فاضلہ تھے۔

(مستدرك حاكم جلد2صفحه 426تفسير سورة مومنون)

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلاّئیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت ...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

موصیان کو وقف عارضی کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دیئے جائیں۔‘‘

(الفضل 10راگست 1966ء)

نظام وصیت خدا تعالیٰ کے فضل سے وسعت پذیر ہے اور وقف عارضی کے نظام کو موصیان میں مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔موصی صاحبان کو اس بارہ میں فکر کرنی چاہئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس بابرکت تحریک میں شمولیت اختیار کرکے اس کے ثمرات سے مستفیض ہوں۔

(نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ)

مناقب عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

میرا نور:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اول ما خلق اللہ نوری

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی وہ میرا نور تھا۔

(شرح المواهب اللدنيه زرقانی جلد1 ص27 دارالمعرفه بيروت۔ 1993ء)

نور الوھیت سے:

آنحضرت ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔

(شرح المواهب اللدنيه زرقانی جلد1 ص27 دارالمعرفه بيروت 1993ء)

وجوب نبوت:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو نبوت پر کب سرفراز کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب آدم (ابھی) روح اور جسم کی تخلیق کے مراحل میں تھا۔ (ترمذی كتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ)

لاثانی مقام:

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں ام الکتاب میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم ابھی اپنی مٹی میں لت پت تھا۔میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی اپنی قوم کو بشارت کا نتیجہ ہوں اور اپنی والدہ کی رویا کا بھی جس نے دیکھا تھا کہ اس میں سے نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے ہیں۔

(مسند احمد حديث نمبر 16537)

آخر الانبیاء:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: انی آخر الانبياء و مسجدی آخر المساجد

میں نبیوں میں سے سب سے آخری ہوں اور میری مسجد تمام مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔

(صحيح مسلم كتاب الحج باب فضل الصلوة بمسجدی حديث نمبر 2471)

بہترین قبیلہ:

حضرت واثلہ بن اسقعؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل میں سے کنانہ کو چُن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چُن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چُن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے چُن لیا۔

(مسلم كتاب الفضائل باب فضل نسب النبی ﷺ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

جماعت احمدیہ انگلستان کا پہلا جلسہ سالانہ

30,29/اگست 1964ء

یہ جلسہ مورخہ 30,29/اگست 1964ء بروز ہفتہ واتوار بیت الفضل لندن کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے انعقاد اور مہمانوں کے قیام وطعام کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں انتظام کا عملاً آغاز 22/اگست کو ہوا۔ جبکہ اس روز مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام بیت الفضل لندن نے ایک پریس کانفرنس بلاکر اخباری نمائندوں سے جلسہ کی غرض و غایت اور اس کے انتظامات سے متعلق خطاب کیا۔ چنانچہ اخبارات میں جلسہ کے انعقاد کی اطلاع شائع ہوئی۔

مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام جماعت احمدیہ لندن کے سپرد تھا۔ بہت سے دوستوں نے اپنے مکانوں کے بعض حصے مہمانوں کے لئے مخصوص کر دیئے تھے۔ چنانچہ مہمانوں کو وہاں ٹھہرایا گیا۔ اسی طرح لندن کے احباب نے دن رات ایک کر کے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ جلسہ گاہیں تیار کی گئی تھیں۔ جن میں لاؤڈ سپیکر اور کرسیوں کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کا پہلا دن اردو پروگرام کے لئے مخصوص تھا اور دوسرا دن مقامی باشندوں کے واسطے انگریزی تقاریر کیلئے مخصوص تھا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ کا افتتاح مورخہ 29/اگست کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے عمل میں آیا۔ اس روز دو اجلاس ہوئے۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم ثاقب زیروی کی ایک ریکارڈ شدہ نظم سنائی گئی۔ بعدہ امام بیت الفضل لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

بعدہٗ مکرم عبدالرحمٰن صاحب چوہدری نے باہر سے آئے ہوئے پیغامات اور تار پڑھ کر سنائے۔ ان میں محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کے پیغام کے علاوہ جماعت احمدیہ نائیجیریا، غانا، سیرالیون، سنگاپور، کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، ہالینڈ، جرمنی، امریکہ اور انڈونیشیا سے آئے ہوئے پیغامات اور تار شامل تھے۔ ان پیغامات میں جماعت احمدیہ انگلستان کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی گئی تھی اور کامیابی کے لئے دعا کی گئی تھی۔ پیغامات کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ریکارڈ شدہ تقریر جو آپ نے جماعت احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ 1961ء کے موقع پر فرمائی تھی سنائی گئی۔

بعدہٗ مکرم فضل الرحیم صاحب نے پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب کی دو نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں اور پھر خود پروفیسر صاحب موصوف نے خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے جو حضور نے اپنی اولاد کے بارہ میں رقم فرمائے ہیں۔ آخر میں صاحب صدر محترم جناب شیخ محمود الحسن صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے تزکیہ نفس کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان اثرات پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی دو بجے بعد دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس مورخہ 29/اگست کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مسعود احمد صاحب چوہدری نے کی اور باغ احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم احمدی نوجوانوں سے خطاب خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے احباب سے خطاب فرمایا۔

رات کے کھانے اور مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اس تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا جو آپ نے 1963ء کے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ کے موقع پر فرمائی تھی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ریکارڈ شدہ تقریر جو حضور نے جلسہ سالانہ 1954ء کے موقع پر فرمائی تھی کے بعض حصے سنائے گئے۔ احباب نے حضور کی یہ تقریر محبت وعقیدت کے گہرے جذبات سے لبریز ہو کر ایک خاص محویت کے عالم میں سنی یہ پروگرام دس بجے شب تک جاری رہا۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری اجلاس مورخہ 30/اگست کو دوپہر کے کھانے اور ظہر وعصر کی باجماعت نمازوں کے بعد منعقد ہوا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ اختتامی اجلاس میں صدارت کے فرائض مکرم عبدالعزیز صاحب دین نے ادا کئے۔ کرسیوں کی داخلی چند قطاریں مقامی باشندوں کے لئے مخصوص تھیں۔ اس اجلاس میں احباب جماعت کے علاوہ روٹری کلبوں کے متعدد ممبران اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔ پنڈال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن مجید اور صاحب صدر کی مختصر تعارفی تقریر کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دین حق اور آنحضرت ﷺ کی صداقت پر انگریزی میں ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ انگلستان کا پہلا جلسہ سالانہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(روزنامہ الفضل 26 ستمبر 1964ء صفحہ 8)

(مرسلہ: مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

خطبہ نکاح مورخہ 2-اگست 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چار نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور تقویٰ یہی ہے کہ سچائی پر بنیاد رکھتے ہوئے رشتے قائم ہوں۔ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے پر اعتماد قائم کرنے والے ہوں اور اعتماد ہمیشہ سچائی سے قائم ہوتا ہے۔ پس اچھی زندگی گزارنے کے لئے آپس کا اعتماد ضروری ہے اور سچائی ضروری ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ان باتوں کی طرف ہر قائم ہونے والے رشتے کو بھی توجہ دینی چاہئے اور ان کے دونوں طرف کے جو سسرالی عزیز ہیں ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ لڑکے اور لڑکی کے تعلقات کو بہتر بنانے میں، رشتوں کو قائم رکھنے میں خاندان کا بھی ایک کردار ہوتا ہے اور خاندان کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ عائشہ لطیف بنت مکرم عبداللطیف شاہین صاحب کا ہے جو ارسلان احمد سندھو جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالب علم ہیں اور مشتاق سندھو صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں ان کے ساتھ تین ہزار یورو کے حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نادیہ اعجاز واقفہ نو کا ہے جو مکرم اعجاز احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ محمد عارف صدیق ابن مکرم محمد صدیق صاحب کے ساتھ دس ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ نادیہ آج کل ایم ٹی اے کے ساتھ کام بھی کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قدسیہ سطوت شکور (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالشکور صاحب مرحوم کا ہے جو عزیزم شاہزیب احمد ابن مکرم شیخ طاہر احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے والد وفات پا چکے ہیں تو دلہن کے ولی ان کے دادا مکرم عبدالباسط شاہد صاحب ہیں۔

حضور انور نے مکرم عبدالباسط صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: دادا ہیں یا نانا ہیں؟ دادا ہیں؟

مکرم عبدالباسط شاہد صاحب کے ”جی“ عرض کرنے پر حضور انور نے ایجاب وقبول میں ”پوتی“ کا لفظ استعمال فرمایا تو مکرم عبدالباسط شاہد صاحب نے عرض کیا کہ حضور نواسی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:

نواسی؟ یہی تو میں پوچھ رہا ہوں دادا ہیں کہ نانا ہیں؟ آپ جی جی کرے جا رہے ہیں۔ مجھے یہی شک تھا کہ نانا ہیں۔ لیکن میں نے کہا دادا ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ جی۔

پھر حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الحی محمد (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم محمد اشرف صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں اور یہ نکاح عزیزم منصور احمد (وقف نو) ابن مکرم شیخ محمد عارف ساجد صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو کے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے بھائی مکرم محمد احمد صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

دعا کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: انگریزی میں جب یہ Grandfather، دادا لکھتے ہیں ناں تو لکھنے والے سمجھتے ہیں کہ دادا ہی ہوگا۔ ایک دفعہ ایک صاحب کے نواسہ پیدا ہوا لیکن ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ نواسہ ہے یا نواسی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان سے پوچھا کہ کیا پیدا ہوا ہے؟ تو پنجابی میں کہنے لگے۔ انہاں نے کیا اے تسی نانا بن گئے او۔ منڈا ہی ہویا ہونا اے۔ تو اتفاق سے منڈا ہی تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت بلال بن رباح رضؓ

حضرت بلالؓ ابتدائی سات ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔قریش مکہ کی مخالفت پر باقی لوگوں کے رشتہ دار اور عزیز تو اُن کی پشت پناہی کرتے تھے۔لیکن بلالؓ بیچارہ تو بے آسرا تھا۔اُس کا کوئی سہارا نہ تھا۔اُن کا مالک امیہ بن خلف اور دیگر مشرکین انہیں سخت اذیتیں دیتے تھے۔امیہ لوہے کی زرہیں پہنا کر انہیں سخت چلچلاتی دھوپ میں پھینک دیتا اور اُن سے کلمۂ کفر کہلوانا چاہتا کہ لات وعزّیٰ کی خدائی کا اقرار کرو۔مگر آفرین ہے بلالؓ پر جس کی زبان سے سوائے احد کے اور کوئی کلمہ نہیں نکلا۔خدا کی راہ میں انہیں بہت بے عزت اور ذلیل کیا گیا۔گلے میں رسی ڈال کر مکے کی گلیوں میں کھینچا گیا اور نوجوان لڑکوں کے حوالے کر دیا گیا۔اور وہ سارا دن اُن کو شہر میں کھینچتے پھرتے مگر بلالؓ اپنے صدق اور استقامت پر قائم رہے۔

(اصابہ جز1 ص171، مسند احمد جلد1 ص404)

ایک دفعہ ورقہ بن نوفل حضرت بلالؓ کے پاس سے گزرے۔اُس وقت انہیں سخت اذیت کا نشانہ بنایا جارہا تھا اور بلالؓ دیوانہ وار اَحد ،اَحد ،اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، پکار رہے تھے۔ورقہ بن نوفل انہیں دشمن کے چنگل سے تو چھڑا نہ سکے لیکن بلالؓ کو دلاسا دیتے ہوئے کہا کہ اے بلال اگر اس طرح توحید کی خاطر تمہاری جان جاتی ہے تو پرواہ نہ کرنا خدا کی قسم میں وہ شخص ہوں گا۔جو تمہاری قبر کو ہمیشہ کے لئے بطور ایک یادگار نشان کے قائم رکھوں گا۔

(اسد الغابہ جلد1 ص207)

درِ رسولؐ کی دربانی

بلالؓ کا مالک دشمن اسلام امیہ تپتی دوپہر کو سنگلاخ زمین پر پشت کے بل لٹا کر آپؓ کے سینے پر پتھر رکھ دیتا اور کہتا محمدؐ کا انکار کرو ورنہ اسی حال میں مر جاؤ گے۔مگر وہ پھر بھی یہی نعرہ بلند کرتے۔خدا ایک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول۔بلالؓ کی یہ تکالیف اور دُکھ آنحضرت ﷺ سے دیکھے نہ جاتے تھے۔آپؐ نے ایک روز ابوبکرؓ سے مشورہ فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ مال ہوتا تو ہم بلال کو خرید لیتے اور وہ بے چارہ اذیتوں سے بچ جاتا۔

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کے ذریعہ سے بلالؓ کے مالک امیہ سے بات کی اور حضرت ابوبکرؓ کا ایک مضبوط غلام دے کر اس کے عوض حضرت بلالؓ کو خرید لیا جب کہ وہ پتھروں میں دبے پڑے تھے۔پھر خدا تعالیٰ کی خاطر ابوبکرؓ نے انہیں آزاد کر دیا۔

مکی دور میں جو مواخات ہوئی اُس میں ابوعبیدہؓ بن الجراح کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کا دینی بھائی بنایا۔بعد میں ابورویحہؓ خثعمی بھی حضرت بلالؓ کے دینی بھائی بنے ہیں۔

(اصابہ جز1 ص171، ابن سعد جلد3 ص234، استیعاب جلد1 ص360)

حضرت بلالؓ نے دنیوی غلامی سے آزاد ہو کر اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی دائمی غلامی اختیار کرنے کا دانشمندانہ فیصلہ کیا۔وہ درِ رسول ﷺ سے چمٹ کر آپؐ کے ہی ہو گئے۔آپؐ کی خدمات بجالانے لگے اور سفر و حضر میں آپؐ کے ساتھی بن گئے۔

اُس زمانے میں آنحضرت ﷺ دعوت الی اللہ کی مہمات کے لئے ارد گرد کے علاقوں میں جایا کرتے تھے۔حضرت بلالؓ بھی آپؐ کے شریک سفر ہوتے اور مختلف مواقع پر بھوکے اور فاقے سے رہ کر بھی کئی روز تک آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان مہمات میں شریک ہوتے رہے۔

(ابن ماجہ مقدمہ فضائل بلال)

ہجرت اور یادِ وطن

حضرت بلالؓ کو بھی مدینہ ہجرت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ابتدائی زمانے میں مدینہ کی آب و ہوا انہیں راس نہیں آئی اور مکہ کی یاد بھی بہت ستاتی تھی۔اس زمانہ کے متعلق حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ کی بیماری کا سن کر رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے ان کی خبر گیری کے لئے گئی۔دیکھا کہ وہ بیمار ہونے کی حالت میں پڑے ہیں۔بلالؓ سے ان کا حال پوچھا تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً
بِوَادٍ وَحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَجَلِیْلٗ

کہ کیا کبھی وہ دن بھی آئے گا جب ہم واپس اپنے پیارے وطن مکہ لوٹیں گے اور وہی جانی پہچانی گھاس اذخر اور جلیل ہمارے دائیں بائیں ہوگی اور ہاں کیا وہ دن بھی آئے گا جب ہم مجنہ کے چشموں کا پانی پئیں گے اور شامہ اور طفیل کے علاقوں میں دوبارہ جائیں گے۔

آنحضرت ﷺ کو جب بلالؓ کی یہ حالت عائشہؓ نے جاکر بتائی تو رسول اللہ ﷺ کی طبیعت میں دعا کی طرف توجہ ہوئی آپؐ نے دُعا کی کہ اے مولیٰ مدینہ کی اس وبا کو یہاں سے دور کر دے اور کسی اور علاقہ میں لے جا۔مولیٰ! جو لوگ مکہ سے ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں ان کو مدینہ ایسا محبوب کر دے اس کا ایسا پیار ان کے دلوں میں پیدا کر دے کہ مکہ کی طرح بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر مدینہ انہیں پیارا ہو جائے۔

(مسند احمد جلد1 ص148، مسند احمد جلد6 ص83)

مؤذن اسلام

مدینہ میں حضرت بلالؓ کی بڑی سعادت اسلام کا پہلا مؤذن ہونے کی خدمت ہے۔اس سے قبل مسلمان نماز کے لئے وقت کا اندازہ کیا کرتے تھے۔مدینہ میں جب زیادہ لوگ جمع ہوگئے تو تجویزیں ہونے لگیں کہ نماز کے وقت میں ناقوس بجایا جائے یا قرنا (سینگ) پھونکا جائے۔یہ مشورے ہو رہے تھے کہ حضرت عبداللہؓ بن زید نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک شخص اذان کے کلمات مجھے سناتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے وہ کلمات سن کر حضرت بلالؓ کو یاد کیا اور عبداللہؓ سے فرمایا کہ بلال کو یہ کلمات بتاتے جائیں کیونکہ بلال کی آواز بہت اونچی ہے اور لمبی سانس کے ساتھ یہ آواز کو لمبا بھی کر لیتے ہیں۔اس لئے اذان یہ کہیں گے۔یوں بلالؓ اسلام کے پہلے مؤذن ٹھہرے اور اپنی بلند، خوبصورت آواز کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اذان کی یہ سعادت سفر و حضر میں انہیں کو نصیب ہوتی رہی۔ (اسد الغابہ جلد1 ص307)

شفقت رسول ﷺ اور حوصلہ افزائی

رسول اللہؐ کے اس قرب اور صحبت کے نتیجہ میں بلالؓ نے اعلیٰ تربیت کے بہت مواقع پائے۔رسول اللہؐ انہیں سمجھاتے تھے کہ بلال! جب اذان کہو تو ذرا آواز کو لمبا کر کے کلمات دہرا کر کہا کرو تا کہ دُور تک آواز پہنچے اور اقامت ذرا تیزی سے کہا کرو۔اذان کے کلمے دو دو دفعہ دہراؤ اور اقامت کے کلمات ایک دفعہ دہرایا کرو۔ (ترمذی کتاب الصلوۃ باب 29)

بلالؓ اوقات نماز کے منتظم تھے۔آنحضرت ﷺ کو نمازوں کے اوقات میں اطلاع کرتے اور نمازوں کے لئے بلاتے تھے۔ایک موقع پر وہ فجر کی اذان کے بعد جب آنحضرت ﷺ کو بلانے کے لئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نوافل ادا کرنے کے بعد آرام فرما رہے تھے بلالؓ نے آواز دی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ "نماز نیند سے بہتر ہے۔آنحضرت ﷺ کو اپنے اس غلام کے یہ کلمے اتنے پسند آئے کہ آپؐ نے فجر کی اذان میں ان کو شامل کرنے کا ارشاد فرمایا۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ، ابن ماجہ کتاب الاذان باب 3 و مسند احمد جلد2 ص48)

خیبر کے سفر کا واقعہ ہے آنحضرت ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے تو آدھی رات سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ دیر آرام کر لیں۔آپؐ نے فرمایا کہ مجھے نماز فجر کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔حضرت بلالؓ نے عرض کیا فجر کی نماز پر جگانے کا ذمہ میں لیتا ہوں۔بلالؓ کہتے ہیں پڑاؤ کیا گیا سب لوگ سو گئے اور میں اپنے اونٹ کے پالان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔مگر آنکھ لگ گئی اور اس وقت کھلی جب سورج کی گرم شعاعوں نے مجھے جگایا۔سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی آنکھ کھلی رسول اللہ ﷺ نے پہلی بات ہی یہ پوچھی بلال کہاں ہے؟ اور جب میں حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ فجر کی نماز پر جگاؤ گے؟ بلالؓ نے کیا خوبصورت جواب دیا کہ میرے آقا! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اُسی خدا نے میری روح کو بھی قبض کئے رکھا جس نے آپؐ کی روح کو۔آنحضرت ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے۔صحابہ کو نماز کی تیاری کا حکم دیا اور نماز فجر باجماعت پڑھائی۔اس کے بعد فرمایا اگر کسی موقع پر نماز بروقت ادائیگی سے رہ جائے تو جب آنکھ کھلے یا یاد آجائے اسی وقت نماز ادا کر لینی چاہئے۔

(مسلم کتاب المساجد باب 55 و ترمذی کتاب التفسیر سورۃ طہ و ابن سعد جلد5 ص307)

حضرت بلالؓ آنحضرت ﷺ کے محافظ اور پہریدار بھی تھے۔مختلف مواقع پر وفود کی آمد پر یا عیدوں کے موقع پر آپؐ نیزہ لے کر آنحضرت ﷺ کے آگے آگے ہوتے تھے۔عید کے میدان میں بلالؓ رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز کے آگے نیزہ بطور سُترہ گاڑا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب اللباس باب 2)

رسول اللہ ﷺ کے خزانچی

بلالؓ آنحضرت ﷺ کے خزانچی اور اکاؤنٹنٹ بھی تھے۔کئی دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صدقہ کے اموال اکٹھے کئے۔جو مال آتا اپنے پاس جمع کرتے ان کا حساب کتاب رکھتے۔یہ تمام ذمہ داری مکمل بھروسہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ کے سپرد کر رکھی تھی۔

غزوات میں شرکت

حضرت بلالؓ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔بدر میں بھی آپ شریک ہوئے جنگ میں مشرکین کا سردار امیہ بن خلف بھی شامل تھا جو کبھی بلالؓ کا مالک تھا۔حضرت بلالؓ اس پر حملہ آور ہوئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ پناہ دینے لگے حضرت بلالؓ نے نعرہ لگایا لَانَجَوْتُ اِنْ نَجَا اُمَیَّۃُ اگر آج امیہ بچ گیا تو پھر بلال کو نجات نہیں ہے اور بلالؓ کے وار سے ظالم امیہ بچ نہ سکا اور کیفر کردار کو پہنچا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ حنین سے واپسی پر میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا آنحضرت ﷺ نے انہیں آواز دی اور وہ اس طرح چھلانگ لگا کر اپنی جگہ سے اچھلے جیسے پرندہ اڑا کرتا ہے اور کہا لبیک اے میرے آقا میں حاضر ہوں۔رسول اللہؐ نے فرمایا میرے گھوڑے کی زین ڈال دیں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب الرجل ینادی الرجل)

فتح مکہ میں بلالؓ کا اعزاز

آنحضرتؐ حضرت بلالؓ کی بہت دلداری فرمایا کرتے تھے۔فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے حضرت بلالؓ کو اپنے قافلہ خاص میں شامل فرمایا مکہ میں داخل ہوتے وقت حضرت اسامہؓ رسول اللہؐ کی سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت ابوبکرؓ

آپؐ کے دائیں تھے تو حضرت بلالؓ آپؐ کے بائیں قافلہ کے ہم رکاب چل رہے تھے۔اس موقع پر آنحضرتؐ نے بلالؓ کا ایک اور حسین انتقام اس طرح لیا کہ آپؐ نے بلالؓ کو فتح کا جھنڈا عطا کر کے فرمایا کہ ''اے بلال! اسے حجون مقام پر گاڑنا'' اور پھر مکہ کی وادی میں جہاں بلالؓ کو اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ایک اعلان بہت ہی تعجب سے سنا گیا جو یہ تھا کہ ''آج جو بلال حبشی کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اُسے امان دی جائے گی'' یہ بلالؓ کے لئے کتنا بڑا اعزاز تھا۔ان کے تمام دکھوں اور ان پر کئے گئے مظالم کا کیسا حسین انتقام تھا۔

(سیرت الحلبیہ جلد3 ص97، ابن ہشام جلد4 ص91، بخاری مغازی فتح مکہ)

پھر آنحضرت ﷺ جب خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے تو اُس وقت بھی حضرت بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے اور حضرت بلالؓ بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے خانہ کعبہ کے عین وسط میں ستونوں کے درمیان دو نوافل ادا فرمائے۔دنیا تو فتح کے شادیانے بجایا کرتی ہے۔مگر محمد ﷺ نے اپنی عظیم فتح کا نقارہ بجانے کے لئے بھی توحید کے مضمون کا انتخاب فرمایا اور ظہر کے وقت آپؐ نے حضرت بلالؓ کو ہدایت فرمائی کہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان کہو اور یوں توحید کی منادی اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کے اعلان کے ذریعہ سے جو حضرت بلالؓ نے کیا مکہ میں فتح کا نقارہ بجایا گیا۔

(ابن سعد جلد3 ص235)

برکات صحبت رسول ﷺ

حضرت بلالؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوات حنین میں بھی شریک تھے۔اس سفر سے واپسی پر ایک بدو نے اس وقت آپؐ سے کچھ مال مانگا جبکہ آپؐ تقسیم فرما چکے تھے۔آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ آئندہ مال ملے گا اس نے کہا ہمیں بشارتوں کے ہی وعدے ملتے ہیں۔مال دینا ہے تو دیجئے تب آپؐ نے جوش میں آکر حضرت بلالؓ سے فرمایا ''یہ تو بشارت قبول نہیں کرتے تم ہی یہ بشارت قبول کر لو۔'' اور بلالؓ کو بلا کر رسول اللہ ﷺ نے اپنا بچا ہوا پانی دیا ان کے ساتھ ابوموسیٰؓ اشعری بھی تھے۔حضرت ام سلمہؓ پردے میں سے بولیں کہ اے بلال اپنی ماں کے لئے بھی اس بابرکت پانی میں سے کچھ بچا لینا۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب38)

حجۃ الوداع کے سفر میں بھی حضرت بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے شریک سفر تھے۔صحابہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہؓ اور حضرت بلالؓ کو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں دیکھا ان میں سے ایک نے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے کپڑے کے ساتھ آپؐ کو دھوپ سے سایہ کیا ہوا تھا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو خاموش کرانے کی ڈیوٹی بھی حضرت بلالؓ کے سپرد فرمائی تھی۔

(مسند احمد جلد6 ص402، ابن ماجہ کتاب المناسک باب6)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے گھر میں دعوت کی رسول اللہ ﷺ ابھی کھانا تناول فرما رہے تھے۔بُھنا ہوا گوشت چھری سے کاٹ کر مجھے عطا فرمانے لگے کہ اتنے میں بلالؓ کی آواز آگئی ''یارسول اللہ ﷺ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کو بلالؓ کی اس مستعدی پر بہت ہی پیار آیا اور فرمایا مَالَهُ تَرِبَ يَدَاهُ اللہ اس کا بھلا کرے اس کو کیا ہو گیا یعنی ابھی تو ہم نے کھانا بھی نہیں کھایا اور یہ نماز کے لئے بلانے لگا ہے۔ (مسند احمد جلد4 ص252)

مگر یہ بھی بلالؓ کے ساتھ محبت کا ایک انداز تھا ورنہ آنحضرت ﷺ کی جنت اور آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز ہی تھی اور اکثر بلالؓ کو یہی فرمایا کرتے تھے کہ قُمْ يَا بِلَالُ وَارِحْنَا بِالصَّلٰوةِ ۔اے بلال کھڑے ہو۔اقامت کہو اور نماز کے ساتھ ہمیں تسکین بہم پہنچاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام پریشانیوں کا حل اور نجات نماز میں ہی تھی۔(مسند احمد جلد5 ص371)

اذان بلالی اور یاد رسولؐ

آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت بلالؓ سخت بے چین ہو گئے ابھی آپؐ کی تدفین عمل میں نہیں آئی تھی کہ وہ آخری اور یادگار اذان حضرت بلالؓ نے مدینہ میں کہی اس وقت لوگوں کے دل صدمے سے سخت نڈھال تھے۔بلالؓ نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ ...... کہا تو ایک عجیب عالم تھا۔عاشقِ رسول ﷺ بلالؓ کی آواز اپنے آقا کو نہ پا کر گلوگیر ہو گئی۔لوگ روئے اور بہت روئے اور حضرت بلالؓ کی یہ اذان لوگوں کے لئے ایک یاد رہ گئی۔رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ آپ کو کہتے کہ اذان دیا کریں تو یہ عرض کرتے کہ اب رسول اللہ ﷺ کے بعد اذان کہنے کو میرا جی نہیں چاہتا۔حضرت ابوبکرؓ بھی ان کی حالت سمجھتے اور فرماتے ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ (ابن سعد جلد3 ص236)

حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا اجازت ہو تو میں شام کے علاقوں میں جہاں جہاد ہو رہا ہے وہاں چلا جاؤں تا راہِ خدا میں جامِ شہادت نوش کر سکوں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ''میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرا بھی تم پر کوئی حق ہے میرے پاس رک جاؤ۔'' چنانچہ وہ کچھ عرصہ آپؓ کے پاس رک گئے۔پھر باصرار عرض کیا اگر تو آپ نے مجھے خدا کی خاطر آزاد کیا تھا تو پھر میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں مجھے جانے دیجئے۔تب حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ کو روکا نہیں اور یوں آپؓ شام تشریف لے گئے۔بعض روایات کے مطابق بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کی وفات تک مدینہ میں ہی رہے۔پھر حضرت عمرؓ سے اجازت لے کر جہاد کے لئے شام چلے گئے۔حضرت عمرؓ نے پوچھا اذان کون دے گا تو حضرت بلالؓ نے حضرت سعدؓ قرظی کے بارہ میں مشورہ دیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی اذان دیتے رہے۔

(اسد الغابہ جلد1 ص307، بخاری کتاب المناقب باب بلالؓ بن رباح

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب بیت المقدس فتح ہوا اور وہ وہاں تشریف لے گئے تو جابیہ مقام پر حضرت بلالؓ سے ملاقات ہوئی۔حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ مجھے اور میرے دینی بھائی ابورویحہ کو شام میں ہی رہنے کی اجازت ہو۔چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کی اجازت عطا فرما دی۔

حضرت عمرؓ نے شام کی فتح کے بعد دیوان کا باقاعدہ دفتر قائم فرمایا جس میں اسلامی سپاہ کے نام قبیلہ کے مطابق لکھے جاتے تھے۔انہوں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ آپ کا دفتر دیوان کس کے سپرد کیا جائے۔بلالؓ نے کہا ابورویحہؓ کے ذمہ لگا دیں کیونکہ اس اخوت کی بناء پر جو رسول اللہ ﷺ نے قائم فرمائی تھی میں اس سے الگ ہونا نہیں چاہتا۔چنانچہ حضرت عمرؓ نے ابورویحہؓ کو ان کے پاس ہی رہنے دیا اور حبشہ کے سپاہیوں کا دفتر دیوان ان کے سپرد فرما دیا۔ (اصابہ جز1 ص70)

مدینہ میں آخری اذان

ملک شام میں آکر اپنے محبوب کے شہر مدینہ کی وہ محبت جو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں بلالؓ کے قلب صافی کو عطا ہوئی تھی، بے چین کرنے لگی۔حضرت بلالؓ نے رؤیا میں دیکھا کہ آنحضرتؐ تشریف فرما ہیں اور کہتے ہیں کہ اے بلال کتنی سخت دلی ہے کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم ہماری زیارت کو آؤ۔بلالؓ اُٹھے تو بہت غمگین تھے اور اگلی صبح آپؓ نے مدینہ کی راہ لی۔روضۂ رسولؐ پر جا کر بہت روئے اور لوٹ پوٹ ہو گئے حضرت امام حسنؓ و حسینؓ سے ملاقاتیں ہوئیں۔وہ ان سے ملتے اور ان کے بوسے لیتے تھے۔حضرت امام حسنؓ و حسینؓ نے ایک خواہش کا اظہار کیا کہ اے بلال کل کی فجر کی اذان اگر تم کہو تو کیا مزہ رہے حضرت بلالؓ نے ان کی اس خواہش کو قبول کیا اور اگلے دن فجر کی اذان کہی۔کہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب سماں تھا۔جب مدینہ کی گلیوں میں ایک لمبے عرصہ کے بعد بلالؓ کی وہی اذان گونج رہی تھی۔لوگ تو کیا عورتیں بھی اپنے گھروں سے باہر نکل آئیں اور جب بلالؓ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہتے تھے تو لوگ روتے اور بے اختیار روتے۔

حضرت عمرؓ نے بھی سفر شام میں حضرت بلالؓ سے اذان کہلوائی تھی اور لوگ اس پر اتنا روئے تھے کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے کبھی حضرت عمرؓ کو اتنا روتے نہیں دیکھا۔مدینہ کے سفر سے واپس جا کر دمشق میں 20ھ میں حضرت بلالؓ کی وفات ہوئی۔عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی دمشق باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد1 ص208)

فضائل بلالؓ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اسراء کی رات جنت میں رسول کریمؐ نے ایک آواز سی سنی اور جبریلؑ سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کے مؤذن بلالؓ ہیں۔نبی کریمؐ نے اس سفر سے واپس تشریف لا کر فرمایا بلالؓ کامیاب ہو گیا۔میں نے اس کے لئے یہ یہ دیکھا ہے۔

(مسند احمد جلد1 ص257)

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا بِلَالًا ۔ابوبکرؓ ہمارے آقا تھے، ہمارے سردار تھے اور انہوں نے ہمارے آقا بلالؓ کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب بلالؓ)

حضرت عمرؓ ایک غیر معمولی احترام کا مقام حضرت بلالؓ کو دیتے تھے اور یہی حال ان کے بیٹے عبداللہؓ بن عمر کا تھا۔جب ان کے سامنے ان کے حقیقی بیٹے بلال بن عبداللہ کی تعریف کرتے ہوئے شاعر نے یہ شعر پڑھا۔ بِلَالُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ خَيْرُ بِلَالٍ تو بے اختیار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو آنحضرتؐ کی غیرت آئی اور کہنے لگے نہیں نہیں ایسا مت کہو بِلَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَيْرُ بِلَالٍ محمد مصطفیٰ ﷺ کا بلالؓ ہی سب سے بہترین بلالؓ تھا۔

(ابن ماجہ مقدمہ فضائل بلال)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ بلالؓ کی میٹھی طبیعت اور اس کی شیریں زبان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ''بلال کی مثال تو شہد کی مکھی جیسی ہے۔جو میٹھے پھولوں اور کڑوی بوٹیوں سے بھی رس چوستی ہے مگر جب شہد بنتا ہے تو سارے کا سارا شیریں ہوتا ہے۔''

(مجمع الزوائد جلد9 ص300)

حضرت عمرؓ آپ کو ہمارا آقا بلالؓ کہتے۔لوگ بلالؓ کے پاس آکر ملتے ان کے فضائل و مناقب اور خدمات کا تذکرہ کرتے تو وہ کمال عاجزی سے فرمایا کرتے ''میں کیا ہوں ایک حبشی ہی تو ہوں۔جو کل تک غلام تھا۔'' (ابن سعد جلد3 ص238)

حضرت ابوبکرؓ نے جب آنحضرتؐ سے حضرت بلالؓ کی سعادت کا یہ اعلان سنا تو وہ جو مسابقت فی الخیرات کے میدان میں ہمیشہ سب سے آگے ہوتے تھے وہ بھی حضرت بلالؓ پر رشک کرنے لگے اور کہا اے کاش میں بلالؓ ہوتا! اے کاش میں بلالؓ کی ماں کے بطن سے پیدا ہوتا! اے کاش بلالؓ کا باپ میرا باپ ہوتا اور میں بلالؓ کی طرح ہو جاتا!!! اور یہ سعادت میرے حصہ میں آجاتی۔

(مجمع الزوائد جلد9 ص299)

احادیث میں حضرت بلالؓ کی ایک بیوی سے یہ روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ بلال مجھ سے جو بات تم تک پہنچائیں وہی یقیناً سچی ہوگی اور بلال تم سے غلط بات نہیں کرے گا۔پس تم بلال پر کبھی ناراض نہ ہونا ورنہ اس وقت تک تمہارا کوئی عمل قبول نہ ہوگا جب تک تم نے بلال کو ناراض رکھا۔

(اصابہ جز1 ص70، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد5 ص149)

حضرت بلالؓ کی وفات طاعونِ عمواس میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی اور حلب شام میں تدفین عمل میں آئی۔ابن زبر نے کہا آج ہمارا چاند ڈوب گیا۔ (اصابہ جز1 ص171)

مکرم کریم الدین شمس صاحب

بیت الناصر مبیا (Mbeya) تنزانیہ کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کو تنزانیہ کے تیسرے بڑے صوبہ MBEYA کے مرکز مبیا شہر میں ایک خوبصورت اور وسیع وعریض بیت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ یہ صوبہ تنزانیہ کے مرکزی شہر دارالسلام کے جنوب مغرب میں 825 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور سطح سمندر سے 5500 فٹ کی بلندی پر واقع سرسبز وشاداب اور بلندو بالا پہاڑی سلسلہ میں گھرا ہوا ہے۔ زمین کی زرخیزی اور بارشوں کی کثرت نے اس صوبہ کو مکئی، چاول، کیلا، بینز، آلو، سویابینز اور گندم کی فصل کی کاشت کا سب سے بڑا صوبہ بنا دیا ہے۔ کل آبادی 2.7 ملین ہے۔ لوگوں کی زیادہ تر آبادی Wasafwa اور Wanyakyusa قبائل سے تعلق رکھتی ہے، جن کی معیشت کا زیادہ تر انحصار کاشتکاری پر ہے۔ آبادی کی اکثریت رومن کیتھولک عیسائی ہے مگر عیسائیوں کے متعدد فرقے یہاں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ اس صوبہ میں تنزانیہ کے کسی بھی دوسرے صوبہ سے زیادہ گرجا گھر موجود ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تین صد سے زائد گرجا گھر مبیا میں موجود ہیں جبکہ مساجد کی تعداد صرف تیس کے قریب ہے۔ مسلمانوں میں سنّی، اہلحدیث اور شیعہ کے مختلف فرقے اور ہندو اور سکھ بھی معمولی سی تعداد میں ہیں۔

مبیا میں جماعت کا قیام

مبیا شہر میں جماعت کی ابتداء 84-1983ء میں چند احمدی گھروں کے یہاں آکر آباد ہونے سے ہوئی جن میں سے بعض روزگار کی تلاش میں اور بعض سرکاری ملازم ہونے کے باعث اپنے تبادلے کی وجہ سے یہاں آئے تھے۔ ان احباب میں سے ایک معروف اور نہایت مخلص احمدی ڈاکٹر عیدی ابراہیم موائنگا صاحب ہیں جنہوں نے یہاں آتے ہی موجود دو تین احمدی گھرانوں کو اکٹھا کر کے جماعت کی شکل دی۔ آپ لمبے عرصہ سے ریجنل صدر بھی ہیں۔ نیز مکرم حسن موری صاحب کا ذکر بھی ضروری ہے۔ آغاز میں ان کے گھر میں ایک عرصہ تک نمازیں اور دیگر جماعتی کام ادا ہوتے رہے۔ موجودہ بیت الذکر بھی ان کے محلّہ میں ہی بنی ہے۔ اسی طرح مکرم Ambari Mpulaki صاحب بھی پرانے احمدیوں میں سے ہیں۔

سال 2005ء میں اس شہر میں باقاعدہ مشن اور نماز سنٹر کی ابتداء ایک گھر کی خرید سے ہوئی۔ یہ گھر 5.5 ملین تنزانین شلنگز میں خریدا۔ 2005ء تا نومبر 2015ء یہی گھر جماعتی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ گھر کا ایک حصہ نماز سنٹر جبکہ دوسرا حصہ مربی سلسلہ کی رہائش کا کام دیتا رہا۔

اس صوبہ میں خدمت سلسلہ کی توفیق پانے والے مربیان بالترتیب مکرم عیسیٰ کنیاٹا صاحب مرحوم، مکرم فرید احمد تبسم صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، مکرم بشارت الرحمٰن بٹ صاحب اور خاکسار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 28 نومبر 2015ء اس بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔

15 مئی 2015ء کو سنگ بنیاد خاکسار نے رکھا اور دعا کروائی۔ تعمیر میں کل چھ ماہ کا عرصہ صرف ہوا۔ بیت الذکر کے مسقّف حصہ میں تین صد سے زائد افراد نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں اور اگر صحن کے پختہ حصہ کو بھی شامل کر لیا جائے تو پانچ سو پچاس افراد کی گنجائش بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بیت الذکر اپنی خوبصورتی اور وسعت کے باعث پورے علاقے کے لوگوں کی توجہ اور گفتگو کا مرکز بنی ہوئی ہے اور اس کے مینار شہر میں داخل ہونے والوں کا استقبال کرتے ہیں۔ بیت الذکر کا یہ نام (بیت ناصر) ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمایا ہے۔ مبیا صوبہ کی یہ ہماری پہلی مرکزی بیت الذکر ہے۔

بیت الذکر کے افتتاح کے پروگرام کے لئے تین صد سے زائد دعوت نامے تیار کروا کر سرکاری و غیر سرکاری عمائدین، مذہبی لیڈران، سکول و کالجز کے پرنسپل صاحبان، بینک مینیجرز اور مختلف طبقات کے سرکردہ افراد میں تقسیم کئے گئے۔

بیت ناصر کے افتتاح کے لئے جماعتی مہمانان کے علاوہ صوبہ مبیا (MBEYA) کے ریجنل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر خاص مہمانان میں شامل تھے۔ ریجنل کمشنر صاحب بوجہ بیماری حاضر نہ ہو سکے مگر انہوں نے ساتھ والی ڈسٹرکٹ کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو نمائندہ مقرر کر دیا۔ یوں افتتاح کی تقریب میں دو ڈپٹی کمشنر صاحبان موجود تھے۔ کئی اہم مذہبی و غیر مذہبی شخصیات بھی حاضر پروگرام ہوئیں۔ مسلمانوں میں سے سنی، شیعہ، اہل حدیث کے نمائندگان شامل ہوئے بلکہ سنیوں کے ریجنل امام، جو سرکاری طور پر اس عہدے پر فائز ہیں، اپنے وفد کے ہمراہ تشریف لائے اور تقریر بھی کی۔ ہندوؤں اور عیسائیوں نے بھی شرکت کی۔ افتتاح کی یہ تقریب پاکستانی، انڈین اور افریقن احباب کا خوبصورت اجتماع تھا۔

افتتاحی تقریب

بیت ناصر کی افتتاحی تقریب 28 نومبر 2015ء کو عمل میں آئی۔ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر ومشنری انچارج تنزانیہ اور مبیا کی ڈسٹرکٹ MBOZI کے ڈپٹی کمشنر مکرم AHMAD NAMOHE نے مل کر مقررہ وقت یعنی دوپہر 1:20 پر افتتاحی فیتہ کاٹا جس کے معاً بعد امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمان خصوصی اور دیگر اہم مہمانان نے امیر صاحب کے ہمراہ بیت کا وزٹ کیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ حسب پروگرام چار مہمانان کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔

سب سے پہلے عیسائی پادری مکرم AMULIKE KAMENDU صاحب، جو فرقہ اہل سبت سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس اہم تقریب میں مدعو کئے جانے پر شکرگزار ہوں اور میں اپنی چالیس سالہ بطور پادری زندگی میں پہلی بار کسی بیت الذکر کے افتتاح میں شامل ہوا ہوں۔ میری زندگی کا یہ حیران کن واقعہ ہے۔ جماعت واقعی بنی نوع انسان میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتی۔ جماعت نے مجھے دعوت دے کر ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کا عملی ثبوت دیا ہے۔ میں آپ سب کا بہت شکرگزار ہوں اور آپ کو بیت کی تعمیر پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ان پادری صاحب نے ہمارے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کیں اور تصویر بھی بنوائی۔

دوسری تقریر ڈپٹی کمشنر مبیا شہر مکرم Nyerembe D. Munasa صاحب کی تھی۔ آپ نے کہا کہ جماعت نے اس بیت الذکر کی تعمیر کا جو اہم فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اس پر جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں نیز دنیا بھر میں ایسی ہزاروں بیوت الذکر کی تعمیر، قرآن کریم کے ستر سے زائد تراجم کرنے، سواحیلی زبان میں سب سے قبل دینی اخبار جاری کرنے اور دنیا بھر میں خدمت انسانیت کرنے پر خصوصی مبارکباد دی اور کہا کہ جماعت ہر وقت، ہر لمحہ اپنی پوری طاقت اس بات پر صَرف کرتی ہے کہ مساوات اور عدل وانصاف کا قیام ہو، سب کو حق ملے اور سبھی کو خوشی کی زندگی میسر آئے۔ آپ نے مزید کہا کہ امن وسکون پھیلانے کے لئے ہماری خواہش وکوشش ایسی ہی ہونی چاہئے جیسی کہ جماعت کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد کی تھی۔ آپ نے ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کے جماعتی سلوگن کو بار بار دہرایا اور کہا کہ یہ بات بالکل سچی ہے اور یہی وہ جماعت ہے جو محبتیں پھیلا رہی ہے اور اپنی تمام تر طاقت سے نفرتیں ختم کرنے کا کام کر رہی ہے۔

تیسری تقریر، بکواٹا (اہل سنّت کا رجسٹرڈ سرکاری نام) کے صوبائی امام، Sheikh Mohammed Mwansasu صاحب کی تھی۔ آپ نے جماعت کو ایک خوبصورت اور بڑی بیت الذکر کی تعمیر پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنی کوششوں کی زبردست عملی تصویر پیش کی ہے اور بجائے شور کرنے کے خاموشی سے کام کر کے دکھایا ہے۔ آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں جماعت کو قریب سے دیکھتا ہوں اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرتا ہوں لہٰذا آپ بھی پڑھیں۔

آپ کے بعد ریجنل کمشنر مبیا کے نمائندہ و مہمان خصوصی ڈپٹی کمشنر آف ڈسٹرکٹ Mbozi مکرم Ahmad Namohe صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور بیت الذکر کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اس تعمیر سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ یہ بیت الذکر مبیا شہر میں ایک نئی روشنی کی علامت ہے اور ترقی کا نشان۔ یہ بیت الذکر اس بات کی آئینہ دار ہے کہ جماعت عملی کوشش کرتی ہے صرف باتیں نہیں کرتی۔ ہمیں اس شاندار بیت الذکر کی تعمیر کی مثال کو اپناتے ہوئے بڑے بڑے ٹارگٹ اپنے سامنے رکھنے چاہئیں تا ترقی کی اونچی اونچی منازل طے کر سکیں اور اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہر اچھے کام کی قدر کرنی چاہئے خواہ اس کا کرنے والا کوئی بھی ہو، تا اس نیک کام کے بہتر نتائج ظاہر ہوں۔

مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے آخر پر سب حاضرین وشاملین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی، جس کے بعد سب شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

نماز ظہر وعصر کے معاً بعد بیت الذکر کے ساتھ بننے والے نئے مربی ہاؤس کے افتتاح کا بھی پروگرام تھا۔ چنانچہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام احباب امیر صاحب کی معیت میں مشن ہاؤس تشریف لے گئے جہاں امیر صاحب نے افتتاحی فیتہ کاٹا اور دعا کروائی۔ یہ گھر چار بیڈرومز، کچن، فیملی ہال وسٹنگ روم وغیرہ پر مشتمل ہے اور موجودہ زمانہ کی تعمیری ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تعمیر کیا گیا ہے۔

اس پروگرام میں کل حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 235 رہی جن میں 125 غیر از جماعت تھے۔

الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں اشاعت وتشہیر

بیت ناصر کے افتتاح کے موقع پر تنزانیہ کے چار نیشنل ٹیلی ویژن، پانچ ریڈیوز اور پانچ بڑے قومی اخبارات کے نمائندگان حاضر تھے۔ اللہ کے فضل سے بیت الذکر کی خوب تشہیر ہوئی۔ دو نیشنل ٹیلیویژن، T.B.C اور ITV نے بیت الذکر کی تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبریں نشر کیں۔ Fm.Mbeya Radio, Radio Afrika, Radio Fm 100, FM-T.B.C Radio اور دیگر کئی ریڈیوز نے بھی بیت الذکر کے افتتاح کی خبریں بار بار نشر کیں۔ اسی طرح نیشنل سطح پر پرنٹ ہونے والے کئی بڑے بڑے اخبارات نے تفصیلی خبریں پرنٹ کیں جیسے کہ اخبار NIPASHE، اخبار UHURU، اخبار MTANZANIA، اور اخبار MAJIRA۔ یوں اندازاً ڈیڑھ ملین سے زائد لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123835 میں اقصیٰ نعمان

بنت عبدالعلی نعمان قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع و ملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 3 تولہ 116300 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔اقصیٰ نعمان گواہ شد نمبر 1۔ عارف احمد زرک ولد عبدالعلی نعمان گواہ شد نمبر 2۔محمد فیضان احمد ولد عبدالعلی نعمان

مسل نمبر 123836 میں رضوانہ نعمان

زوجہ عبدالعلی نعمان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع و ملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 11 تولہ 426400 روپے اس وقت مجھے مبلغ 2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رضوانہ نعمان گواہ شد نمبر 1۔ عارف احمد زرک ولد عبدالعلی نعمان گواہ شد نمبر 2۔محمد فیضان احمد ولد عبدالعلی نعمان

مسل نمبر 123837 میں امینہ رشید

زوجہ ڈاکٹر عبدالرشید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع و ملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 5 تولہ 193800 روپے اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امینہ رشید گواہ شد نمبر 1۔عارف احمد زرک ولد عبدالعلی نعمان گواہ شد نمبر 2۔محمد فیضان احمد ولد عبدالعلی نعمان

مسل نمبر 123838 میں سائرہ محمود

بنت محمود احمد سنوری قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ضلع و ملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) کانوں کے رنگ 32 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سائرہ محمود گواہ شد نمبر 1۔وجیہ اللہ ولد حمید اللہ خالد گواہ شد نمبر 2۔محمود احمد سنوری ولد محمد احمد قمر سنوری

مسل نمبر 123839 میں امتل باسط

زوجہ عبدالمجید باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امتل باسط گواہ شد نمبر 1۔عبدالحمید باجوہ ولد چوہدری لال دین باجوہ گواہ شد نمبر 2۔امان اللہ قریشی ولد محمد عبداللہ قریشی

مسل نمبر 123840 میں زنوبیہ اسلم تارڑ

بنت محمد اسلم تارڑ قوم...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدین شہر ضلع و ملک بدین پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔زنوبیہ اسلم تارڑ گواہ شد نمبر 1۔نصیر احمد کھرل ولد منیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ اویس احمد تارڑ ولد محمد اسلم تارڑ

مسل نمبر 123841 میں تنزیلہ عزیز

زوجہ قاضی عزیز احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Changrian ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 30 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔تنزیلہ عزیز گواہ شد نمبر 1۔نعمان احمد احسان ولد احسان الحق گواہ شد نمبر 2۔ پرویز اقبال ولد اقبال

مسل نمبر 123842 میں محمد قاسم

ولد جمشید احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع و ملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد قاسم گواہ شد نمبر 1۔باسل احمد ولد طارق منور احمد گواہ شد نمبر 2۔ ملک حفیظ احمد ولد ملک رشید احمد ولد ملک رشید احمد مرحوم

مسل نمبر 123843 میں ملک ساجد حمید

ولد زاہد حمید احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dulmia ضلع و ملک چکوال، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ملک ساجد حمید گواہ شد نمبر 1۔ باسل احمد ولد طارق منور احمد گواہ شد نمبر 2۔ملک حفیظ احمد ولد ملک رشید احمد مرحوم

مسل نمبر 123844 میں تحسین ملہی

ولد عقیل احمد ملہی قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔تحسین ملہی گواہ شد نمبر 1۔زنیر احمد بھٹی ولد مقصود احمد گواہ شد نمبر 2۔نعیم احمد ولد محمد اشرف

مسل نمبر 123845 میں اشفاق احمد

ولد مشتاق احمد مرحوم قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع و ملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔اشفاق احمد گواہ شد نمبر 1۔منیر احمد بھٹی ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2۔وسیم احمد ولد شریف احمد اٹھوال

مسل نمبر 123846 میں سعید احمد

ولد ماسٹر محمد شریف قوم جٹ پیشہ ڈاکٹر عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Darul Fazal Kunri ضلع و ملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔سعید احمد گواہ شد نمبر 1۔منیر احمد ولد ماسٹر محمد شریف گواہ شد نمبر 2۔سہیل شہزاد ولد ماسٹر رشید احمد ارشد

مسل نمبر 123847 میں سعیدیہ سعید

زوجہ سعید احمد قوم جٹ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Darul Fazal Kunri ضلع و ملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 36 ہزار روپے (2) حق مہر 25 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 14 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔سعیدیہ سعید گواہ شد نمبر 1۔سعید احمد ولد ماسٹر محمد شریف گواہ شد نمبر 2۔منیر احمد ولد ماسٹر محمد شریف

مسل نمبر 123848 میں عاصمہ جواد

زوجہ جواد احمد خان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 9 تولہ 4 لاکھ 1 ہزار 400 روپے (2) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عاصمہ جواد گواہ شد نمبر 1۔دانیال احمد خان ولد جواد احمد خان گواہ شد نمبر 2۔جواد احمد خان ولد ریاض قدیر خان

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27جولائی 2016ء کو بیت الفضل لندن میں 12 بجے دن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد خان صاحب مرحوم پلاٹون کمانڈر فرقان فورس ربوہ حال لندن مورخہ 22جولائی 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کے خاندان نے خلافت ثانیہ کے اوائل میں بیعت کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی اور شادی کے بعد پہلے ننکانہ صاحب اور پھر ربوہ میں مقیم رہیں۔ 2001ء سے ٹوٹنگ (یوکے) میں مقیم تھیں۔ انتہائی نیک، دعا گو صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے چندوں کی ادائیگی اور صدقہ وخیرات کرنے والی اور غریبوں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ آپ مکرم خدا بخش صاحب آف جمال بیکری ربوہ کی ہمشیرہ اور مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ یوکے کی نانی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مرزا نصیر احمد ناصر صاحب

مکرم مرزا نصیر احمد ناصر صاحب آف کلیپہم یو۔ کے مورخہ 20جولائی 2016ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 1974ء کے فسادات میں آپ کا گھر جلا دیا گیا تھا۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، صلہ رحمی کرنے والے شفیق اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم منصور احمد ضیاء صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کے تایا اور مکرم انور اقبال ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ گھانا کے خالو تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ملک عبدالرشید اعوان صاحب ربوہ مورخہ 26/اپریل 2016ء کو 59 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1979ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری پاس کی اور بطور مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے تحت مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ یکم مئی 2003ء سے تا وفات نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے دفتر میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید فجی کے بھتیجے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تقویٰ شعار، صابر وشاکر، خدا کی رضا پر راضی رہنے والے خاموش طبع، شریف النفس، منکسر المزاج اور دعا گو انسان تھے۔ پسماندگان میں والدہ، اہلیہ اور ایک بیٹا عزیزم عامر سعید (متعلم جامعہ احمدیہ) نیز دو بہنیں اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک رفیق احمد تبسم صاحب کارکن نظارت مال آمد ربوہ کے بھائی تھے۔

مکرم داؤد احمد منصور صاحب

مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم میر محمد الدین صاحب مرحوم مورخہ 28جون 2016ء کو بعارضہ کینسر 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1974ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے تعلیم مکمل کی۔ پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1981ء تا 1985ء غانا میں خدمات بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ سے قبل اسلام آباد میں متعین تھے۔ 2015ء میں بوجہ بیماری ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم شرافت خان صاحب

مکرم شرافت خان صاحب معلم سلسلہ کیرنگ انڈیا مورخہ 26جون 2016ء کو کیرنگ میں آسمانی بجلی کی زد میں آنے سے 35 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 16 سال سے نہایت محنت اور اخلاص سے جماعتی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تقریباً 80 بچے آپ سے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار، بااخلاق، نظام جماعت اور خلافت سے محبت رکھنے والے نیز احباب جماعت سے ہمدردی رکھنے والے مخلص خادم سلسلہ تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ حمیدہ بیگم سندھو صاحبہ

مکرمہ حمیدہ بیگم سندھو صاحبہ اہلیہ مکرم نور الٰہی سندھو صاحب حال نیپال مورخہ 16جولائی 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ قادیان کے قریب پیرانوالی کی رہنے والی تھیں۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان منتقل ہو گئیں۔ آپ نے خود بیعت کی تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور سادہ مزاج خاتون تھیں۔ اولاد کو بھی عبادت گزار اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنایا۔ ایم ٹی اے بڑے شوق سے دیکھتی تھیں۔ تین سال پہلے ہجرت کر کے نیپال گئی تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم کریم احمد جنجوعہ صاحب

مکرم کریم احمد جنجوعہ صاحب ابن مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید کینیڈا مورخہ 6جون 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نمازوں کے پابند، بہت محنتی، جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص ومحبت کا تعلق تھا۔ بچوں کو بھی خلیفہ وقت سے وابستگی اور نمازوں کے التزام کی تلقین کیا کرتے تھے۔ 1988ء سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ لمبا عرصہ مارکھم جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ نادہندگان کو بڑی محبت اور پیار سے مالی قربانی کی تحریک کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ماموں تھے۔

عزیزم فواد محمود

عزیزم فواد محمود واقف نو امریکہ مورخہ 9مئی 2016ء کو 18 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ پیدائشی طور پر شدید تکلیف دہ جلدی بیماری میں مبتلا تھے جس کا بڑی ہمت، صبر اور بشاشت سے یوں مقابلہ کیا کہ ڈاکٹر بھی حیران ہوتے۔ امریکن افراد کی ایک بڑی تعداد ان کے حلقہ احباب میں شامل تھی۔ ہسپتال کے عملے کو دعوت الی اللہ کرتے اور دعائیں سکھایا کرتے تھے۔ آپ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے، دعا گو اور بہادر نوجوان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات کو بہت توجہ اور غور سے سنتے اور عمل کی کوشش کرتے۔ 2013ء میں حضور انور کے دورہ کے دوران ان کی تقریب آمین ہوئی اور ملاقات کی سعادت بھی ملی۔ مرحوم مکرم رشید احمد خان صاحب ابن حضرت الحاج محمد عبداللہ صاحب (نائب ناظر مال ربوہ) کے نواسے اور اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مرحوم درویش قادیان حال جرمنی مورخہ 28جون 2016ء کو بعارضہ قلب 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ایک سال اور چند ماہ تھی جب آپ کے والد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے زندگی وقف کر کے قادیان چلے گئے۔ والدین کے بغیر اپنے دادا کے پاس کھاریاں میں رہے۔ صبر ورضا سے زندگی بسر کی۔ کھاریاں میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ 1993ء میں جرمنی آ گئے جہاں دعوت الی اللہ اور امور عامہ کے شعبوں میں تادم آخر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، مالی تحریکات میں حصہ لینے والے نہایت محنتی، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار ومحبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ بچوں کو جماعت اور خلافت سے وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بھائیوں میں مکرم رفیع احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اور مکرم انس احمد صاحب قادیانی وکالت اشاعت لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ شاہدہ رانا صاحبہ

مکرمہ شاہدہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد رانا صاحب مرحوم حال جرمنی مورخہ 20مئی 2016ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت دعا گو، تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز خاتون تھیں۔ خاوند کی وفات کے بعد اپنے بچوں کو جماعت سے وابستہ رکھا اور انہیں جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کرتی رہتیں۔ خود بھی بیماری کے باوجود جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی ساس تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’صلوٰۃ کے ایک معنی نماز کے ہیں۔ یعنی یہاں جو نصیحت ہے کہ مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اُس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو۔ صلوٰۃ میں یہ سب معنی آ جاتے ہیں۔ پھر صرف یہ ظاہری نمازنہیں بلکہ دعاؤں کی طرف اُن کا حق ادا کرتے ہوئے توجہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22نومبر 2013)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

24۔اگست 2016ء

12:30 am	خطبہ جمعہ 19۔اگست 2016ء (عربی ترجمہ)
1:35 am	The Bigger Picture
	سیکنڈے نیوین ٹوور
2:00 am	فیتھ میٹرز
	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس
	یسرنا القرآن
6:30 am	سفرِ حج
	بستان وقف نو یو ایس اے
7:45 am	سیکنڈے نیوین ٹوور
9:00 am	نور مصطفویؐ
	آسٹریلین سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	آؤحسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے دوسرے دن کا خطاب
2:30 pm	حج اوراس کے مسائل
	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 19۔اگست 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
	آؤحسن یار کی باتیں کریں
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ 13۔اگست 2010ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
	فیتھ میٹرز
	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے دوسرے دن کی کارروائی
	کڈز ٹائم

25۔اگست 2016ء

2:30 am	برصغیر میں اسلامی دور
3:00 am	خطبہ جمعہ 13۔اگست 2010ء
	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
	تلاوت قرآن کریم
	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:05 am	الترتیل
	جلسہ سالانہ یوکے تیسرے دن کی کارروائی
9:20 am	برصغیر میں اسلامی دور
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	یسرنا القرآن
1:10 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
	ترجمۃ القرآن
3:10 pm	انڈونیشین سروس
	جاپانی سروس
4:35 pm	اعلیٰ تعلیم کی اہمیت
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
	درس
5:30 pm	یسرنا القرآن
	Beacon of Truth
7:05 pm	خطبہ جمعہ 13۔اگست 2010ء
	قرآن سب سے اچھا
8:55 pm	Persian Service
	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن کلاس
11:25 pm	خدام الاحمدیہ اجتماع
	فیتھ میٹرز

وردہ فیبرکس
عید کولیکشن Replica لان -/1750
Replica لیلن -/1850
نیا موسم ۔ نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔سیل۔سیل
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
047-6212310:ربوہ

کامدار لہنگا، شرارہ، میکسی، فراک، گاؤن، کرتہ دوپٹہ، ساڑھی کامدار، ساڑھی پرنٹ، کرتہ دوپٹہ نیز کامدار ورائٹی آرڈر پر تیار کی جاتی ہے۔
تمام پیور شفون برانڈ ماریہ بی، کرزمہ، عاصم جوفہ، ازنک، مینا حسن، ثوبیہ نذیر، براق، نومی انصاری اور بجنل دستیاب ہیں۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

دنیا کے چند خوبصورت شہر

فلورنس (اٹلی)

2016ء کے سروے میں دنیا کا خوبصورت ترین شہر، تسکانہ کے صدر مقام، فلورنس کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ شہر عجائب گھروں، محلات اور یادگاروں سے بھرا پڑا ہے۔ اس شہر میں انجیلو، لیونارڈو ڈاونچی اور بہت سے دوسرے فنکاروں کے نشانات ملتے ہیں۔

ویانا (آسٹریا)

اس شہر میں واقع سینٹ اسٹیفن گرجا گھر، شاہی محل، کافی ریستورانوں کی ثقافت اسے شہر کو منفرد حیثیت فراہم کرتی ہے۔ یہاں پر سیاح قدیم سلطنت کا جلال اور شان وشوکت کا تجربہ بھی کر سکتے ہیں۔

بوڈاپسٹ (ہنگری)

اس شہر کے تقریباً تمام بڑے اور پرکشش مقامات دریائے ڈینوب کے کنارے پر واقع ہیں۔ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بوڈاپسٹ کو ”ڈینوب کی رانی“ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

سڈنی (آسٹریلیا)

آسٹریلیا کا یہ دوسرا بڑا شہر جدید طرز تعمیر اور قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ اس شہر کے بالکل قدموں میں کئی کلومیٹر طویل سفید ریت والا دلکش ساحل ہے۔ دلچسپ فن تعمیر والا اوپیرا ہاؤس سڈنی کی علامت ہے۔

پیرس (فرانس)

پیرس کو محبت، ثقافت، خوشبوؤں اور عجائب گھروں کا شہر کہا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں یہ شہر ایفل ٹاور کی وجہ سے مشہور ہے۔

روم (اٹلی)

اس شہر کو ابدی شہر بھی کہا جاتا ہے اور یہ تین ہزار سال پرانی تاریخ کے رازوں کا امین بھی ہے۔ تاہم یہ شہر عجائب گھر نہیں بلکہ ایک زندہ دل شہر ہے۔

پراگ (چیک جمہوریہ)

اس شہر کا محل ایک ہزار سال سے بھی پرانا ہے اور اس کا شمار دنیا کے بڑے محلات میں ہوتا ہے۔ اس شہر کی دلفریب گلیاں اور سڑکیں سیاحوں کو قرون وسطیٰ میں لے جاتی ہیں۔

بروگے (بیلجیئم)

اس شہر کو قرون وسطیٰ کا زیور کہا جاتا ہے۔ مخصوص ڈیزائن اور پتھروں سے بنی سڑکیں، مخصوص شکل کی اینٹوں والے گھر، بے شمار گرجا گھر اور شہر میں رگوں کی طرح چلتی ہوئی نہریں اس کی پہچان ہیں۔

کیوٹو (جاپان)

اس سابقہ شاہی شہر کو جاپانی تاریخ کا دل کہا جاتا ہے۔ یہ شہر محلات، خانقاہوں، مندروں اور بے نظیر باغات سے بھرا پڑا ہے۔ اس کے علاوہ کیوٹو کی خوبصورت سرزمین سیاحوں کیلئے باعث کشش ہے۔

لندن (برطانیہ)

اگر سیاحوں کی بات کی جائے تو لندن پہلے نمبر پر ہے اور دنیا کے بڑے بڑے شہر اس سے پیچھے ہیں۔ یہاں پہنچنے والے سیاحوں کی سالانہ تعداد ستر ہ ملین سے بھی زائد ہے۔ یہ شہر عجائب گھروں، تھیٹروں، شاپنگ مالز، جدید فن تعمیر اور شاہی عمارتوں کا شہر ہے۔

(ملٹی نیوز 20 مارچ 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 8؍اگست

طلوع فجر	3:57
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:02
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

گرمی کا توڑ ستو دستیاب ھیں۔
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: منصور احمد
0315-6215625
047-6215625

نئے لہنگے وشیروانی کرایہ پر بھی حاصل کریں۔
گرمیوں کی تمام لیڈیز اور جینٹس کپڑے کی ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
047 6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں
چوک کچہری بازار، فیصل آباد
041-2642628
0300-8652239

طیب احمد
First Flight COURIERS (Regd.)
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ربنس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
DHL Service provider
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10